لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

مجلس انصار اللّٰہ
WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT
قیادت تربیت

خلافت

عافیت کا حصار

پروگرام نمبر: 8
اگست 2024ء

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔(النور:56)

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جارہا ہے۔سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کرسکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 8 August 2024

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع...............................صوبہ.....................

بتاریخ:....................بروز...........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

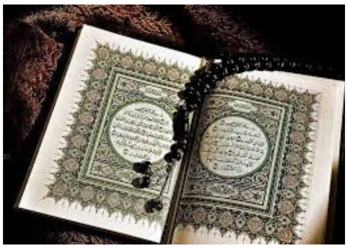

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ (البقرة 31) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ خَلِيۡفَةً فِى الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ بِالۡحَـقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا نَسُوۡا يَوۡمَ الۡحِسَابِ ○ (ص 27)

ترجمہ

اور (اے انسان! تو اس وقت کو یاد کر) جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (اس پر) انہوں نے کہا کہ کیا تو اس میں (ایسے شخص بھی) پیدا کرے گا جو اس [1] میں فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم (تو وہ ہیں جو) تیری حمد کے ساتھ (ساتھ) تیری تسبیح (بھی) کرتے ہیں اور تجھ میں سب بڑائیوں کے پائے جانے کا اقرار کرتے ہیں (اس پر اللہ نے) فرمایا میں یقیناً وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(پھر ہم نے اسے کہا) اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکم کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ وہ لوگ جو کہ اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ملتا ہے کیونکہ وہ حساب کے دن کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

خلیفہ خدا بناتا ہے!

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآنِ مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً... جس طرح آدم و داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔“ (بدر 4 جولائی 1912 صفحہ 6)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

(از درثمین)

مَیں بھی ہوں تیرے نشانوں سے جہاں میں اک نشان
جس کو تو نے کردیا ہے قوم و دیں کا افتخار

فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آوے ہزار
سلطنت تیری ہے جو رہتی ہے دائم برقرار

عزّت و ذِلّت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار

میرے جیسے کو جہاں میں تو نے روشن کر دیا
کون جانے اے مرے مالک ترے بھیدوں کی سار

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں!
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہرِ یار

اِس قدر نُصرت کہاں ہوتی ہے اِک کذّاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار

درس حدیث

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّكَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ

خَلِیْفَةُ اللہ

فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ وَإِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ
فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرُبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس وقت اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔ اور اگر تو اُسے (اللہ کے خلیفہ کو) نہ دیکھے تو زمین میں (کہیں) بھاگ جانا خواہ تم اس حال میں مرو کہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند الانصار، حدیث حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم 22916)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

چاہئے کہ تمھاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ (خطبات نور صفحہ 131)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس کو خدا خلیفہ بناتا ہے کوئی نہیں جو اس کے کاموں میں روک ڈال سکے۔ اس کو ایک قوت اور اقبال دیا جاتا ہے اور غلبہ اور کامیابی اسکی فطرت میں رکھ دی جاتی ہے۔ (روزنامہ الفضل قادیان، 25 مارچ 1941)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کردے۔ اور اے خدا! جنھوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کردے اور حاجتیں بھی پوری کردے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 21 دسمبر 1966)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قیامت تک کے لئے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروۃ الوثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں۔

(بحوالہ ماہنامہ خالد مئی 1944 صفحہ 2 تا 4)

میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے!

صوفیاء نے لکھا کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح واستحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ ﷺ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 229، ایڈیشن 1984)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ یہ ظاہر ہے کہ تصویر ایک چیز کی اصل صورت کی خلیفہ ہوتی ہے یعنی جانشین۔ اور یہی وجہ ہے کہ جس جس موقعہ پر اصل صورت میں اعضاء واقع ہوتے ہیں اور خدوخال ہوتے ہیں اُسی اُسی موقعہ پر تصویر میں بھی ہوتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی/ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 27)

اردت انّ استخلف فخلقت اٰدم انی جاعل فی الارض۔ یعنی میں نے اپنی طرف سے خلیفہ کرنے کا ارادہ کیا۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ میں زمین پر کرنے والا ہوں یہ اختصاری کلمہ ہے یعنی اس کو قائم کرنے والا ہوں۔ اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو۔ خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں ہے اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام میں مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہے مرادؔ نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کے رو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔ اور یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (براہین احمدیہ جلد چہارم/ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3/ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 585,586)

❀❀❀❀❀

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے!

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتا پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔

(روزنامہ الفضل 30 مئی 2003ء صفحہ 2)

خلافتِ خامسہ کا دَور ہے۔ اس میں بھی حسد کی آگ اور مخالفت نے شدت اختیار کر لی۔ کمزور اور نہتے احمدیوں پر ظالمانہ حملے کر کے خون کی ایسی ظالمانہ ہولی کھیلی گئی جنہیں دیکھ کر یہ فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ انسانوں کا کام ہے یا جانوروں سے بھی بدتر کسی مخلوق کا کام ہے۔ پھر اندرونی طور پر جماعت کے ہمدرد بن کر جماعت کے اندر افتراق پیدا کرنے کی بھی بعض جگہ کوششیں ہوتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی زبردست قدرت اس کا مقابلہ کرتی رہی اور کر رہی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مقابلہ کر رہا ہے۔ مَیں تو ایک کمزور ناکارہ انسان ہوں، میری کوئی حیثیت نہیں لیکن خلافتِ احمدیہ کو اُس خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے جو قادر و توانا اور سب طاقتوں کا سرچشمہ ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 17 جون 2011ء صفحہ 7 تا 8)

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا... پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2004ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 4 جون 2004ء صفحہ 9)

منظوم کلام میر اللہ بخش تسنیم

خلافت کا حامی ہے پروردگار!

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے	یہ مِلّت کی تنظیم کی جان ہے
اسی سے ہر اِک مشکل آسان ہے	گریزاں ہے اِس سے جو نادان ہے
ہیں دانا تو سَو جاں سے اِس پر نثار	
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم	جماعت کا قائم ہے اِس سے بھرم
نہ ہو گا کبھی اپنا اِخلاص کم	بڑھے گا اِسی سے ہمارا قدم
خلافت ہے اِک عافیت کا حصار	
خلافت سے زیرِ نگیں ہو جہاں	خلافت سے مِلّت ہمیشہ جواں
خلافت سے اسلام ہے کامراں	خلافت کا اونچا ہے ہر دم نشاں
خلافت کی ہیں برکتیں بے شمار	
خلافت کا جب تک رہے گا قیام	نہ کمزور ہو گا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام	زمانے میں ہو گا نہ وہ شادکام
خلافت کا حامی ہے پروردگار	

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (البقرۃ31)

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

استحکام خلافت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کا بے مثال کارنامہ

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ کے مسیح موعود کی وفات کے بعد قرون اولیٰ کی طرح پھر سے خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام فرمایا اور صحابہ کرامؓ نے بالاتفاق حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب کیا۔

سامعین! 1400 سال بعد مؤمنین کے لئے خلافت علیٰ منہاج النبوہ کا یہ پہلا تجربہ تھا۔حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کی طرح یہاں پر بھی خلافت کے خلاف ابلیسی طاقتوں نے اپنی زورآزمائی سے خلافت کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔لیکن خلافت حقہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے ذریعہ اس طرح سے استحکام بخشا کہ آپ کی فراست اور رہنمائی کے طفیل حضرت مسیح موعودؑ کی تیار کردہ یہ کشتیٔ نوح ہر بھنور سے محفوظ و مامون رہی۔

آیئے! اب ہم اس سلسلہ میں آپ کے ناقابلِ تسخیر کارناموں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دَور میں انکارِ خلافت کا علَم بغاوت بلند کرنے والوں نے انتخاب خلافت اولیٰ کے چند دنوں کے بعد ہی خلیفہ وقت کے اختیارات پر بحث شروع کی۔اس موقعہ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔یہ کام تو ایک ملّا بھی کرسکتا ہے۔اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔(تاریخ احمدیت جلد:3 صفحہ:262)

حضورانورؓ کے روح پرور خطاب سے اس موقعہ پر اکثر احباب کے دل صاف ہوگئے اور خلیفہ کی اہمیت وعظمت کو بخوبی سمجھ گئے۔خطاب کے بعد آپؓ نے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دیگر احباب کو دوبارہ بیعت کرنے کی ہدایت فرمائی۔چنانچہ ان سے بیعت لی گئی۔لیکن منکرین خلافت اپنی کجروی سے باز نہیں آئے۔چنانچہ صدرانجمن کے معاملات میں خلیفۃ المسیح کی بجائے میر مجلس یعنی پریزیڈنٹ کا لفظ استعمال کرنے لگے۔جس کا مقصد یہ تھا صدر انجمن کے ریکارڈ سے یہ ثابت نہ ہو کہ خلیفہ انجمن کا حاکم ہے۔اس پر حضورؓ نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو مورخہ 2 دسمبر 1910ء سے میر مجلس مقرر فرمایا۔آپؓ نے باغیان خلافت کے خلاف تعزیری کاروائی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو روک دیا۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 270)

منکرین خلافت نے خلیفہ اور انجمن کے تعلقات کے اس مسئلہ کو کسی نہ کسی رنگ میں زیر بحث لا کر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔اس پر حضورؓ نے فرمایا۔"تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔مَیں اس خطاب پر کبھی پھولا نہیں بلکہ اپنے قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں مَیں ان بیہودہ بحثیں کرنے والے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا...ایسے لوگ اگر میری مدد کے خیال سے ایسا کرتے ہیں تو سن رکھیں مَیں ان کی مدد پر تھوکتا بھی نہیں۔اگر مخالفت میں کرتے ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جس نے مجھے خلیفہ بنایا...پس مَیں بھی خلیفہ ہوا۔تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔" (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ:381،382)

حضور اقدسؓ پر 8 قسم کے گھناؤنے الزامات لگائے یعنی آمریت کا الزام۔پہلے امام سے اختلاف کا الزام۔قومی اموال میں غلط تصرف کا الزام۔اپنے پسندیدہ آدمیوں کو مسلط کرنے کا الزام۔بڑھاپا اور جسمانی کمزوری کے باعث نااہلی کا الزام۔اور اعتراض کیا گیا کہ حق،حقدار کو نہیں ملا بلکہ کمتر شخص کو اختیار دے دیا گیا ہے نیز جزئی فضیلت کی بحثیں اور خلیفہ وقت کی غلطیوں کی نشاندہی اور ان کے چرچے بھی شروع کر دیئے۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد اول،مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ایک طرف انجمن کے چند ممبران حضور رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی کھلی کھلی نافرمانی کرتے رہے تو دوسری طرف احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حضور انور کو معزول کر کے کسی اور کو خلیفہ مقرر کرنے کی تیاری شروع ہوگئی۔حضورؓ نے ان حالات کا علم ہونے پر متعلقہ افراد کو اپنی اصلاح کرنے کی نصیحت فرمائی۔اس اعلان پر اُن باغیوں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔

آپؓ نے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا۔"مَیں خلیفۃ المسیح ہوں۔اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ رِدا پہنا دی ہے...خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے.... خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اِس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو،تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 385 تا 386)

خلافت کے خلاف سازش کرنے والوں نے جب اپنی ایذا رسانی کو انتہا تک پہنچایا تو آپؓ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:"تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"(بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 207)

1913ء میں لاہور سے دو خفیہ ٹریکٹ اظہار الحق:1 اور ایک اظہار الحق:2 کے نام سے شائع ہوئے۔جن کا واضح مقصد یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدر انجمن کا فیصلہ ناطق ہوگا نہ کہ خلافت کا۔ان ٹریکٹوں کا جواب بھی حضورؓ نے ٹریکٹوں سے

دلوایا۔اُن میں مناسب ترمیم و اضافہ بھی فرمایا۔جوابی ٹریکٹوں کے نام اظہارِ حقیقت اور خلافت احمدیہ تجویز کئے گئے تھے۔

خلافت روشنی صبحِ ازل کی عروجِ آدمِ خاکی کی جھلکی

مقام اس کا ہے مضمر اُسْجُدُوْا میں حکومت یہ خدائے لَمْ یَزَلْ کی

باوجود بہت سے موانع کے اور باوجود ''اظہارِ حق'' جیسے بدظنّی پھیلانے والے ٹریکٹوں کی اشاعت کے اس سال جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔اوران کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا جو بزبانِ حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے۔(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 485 تا 486)

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔'' (از خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں: ''جو اِن (خلفاء) کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔'' (بحوالہ الفضل ۱۷ستمبر ۱۹۱۳ء)

خلافت احمدیہ کے سایہ تلے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کررہی ہے۔یہاں تک کہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور یعنی جماعت احمدیہ میں قیامِ خلافت کے 50 سال میں ہی 46 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی تھی۔اب اس کی تعداد 213 ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔جبکہ منکرین خلافت أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا (الرعد 42) کا عبرت ناک انجام کا شکار ہے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کے ایک اقتباس پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

''اب آئندہ انشاءاللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔اور کوئی دشمن آنکھ،کوئی دشمن دل،کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاءاللہ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی'' (خطبہ جمعہ 18 جون 1982۔خطبات طاہر جلد اول:18)

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم احمدؐ کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

❁❁❁❁❁